

## قرآن کریم سے دلائل

صفات کے بیان میں قرآن اور سنت کی طرف رجوع کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

(نحل: ۱۶: ۷۴)

تو تم اللہ کے لئے مثالیں نہ بیان کرو، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّ اتِّقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

(بخاری: عائشہؓ) (صحیح الجامع: ۱۵۳۳)

بلاشبہ تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کے بارے میں جاننے والا میں ہوں۔

وہ آیتیں جن میں اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کا بیان ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى

(طہ: ۵۰: ۵۰)

رحمن عرش پر مستوی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ

(اعراف: ۷: ۵۴، یونس: ۱۰: ۳، زمر: ۱۱: ۲۵، بقرہ: ۲: ۲۵، حدید: ۵: ۵۷)

پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔

## صفات کی کیفیت کے بیان کرنے میں امام قرطبی کا قول

امام قرطبی نے سورہ اعراف کی آیت کی تفسیر میں کہا

وَقَدْ كَانَ السَّلَفُ الْأَوَّلُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَا يَقُولُونَ بِنَفْيِ الْجَهَةِ وَلَا يَنْطِقُونَ بِذَلِكَ،

بَلْ نَطْقُوا هُمْ وَالْكَافَّةُ بِإِثْبَاتِهَا لِلَّهِ تَعَالَى كَمَا نَطَقَ كِتَابُهُ وَأَخْبَرَتْ رُسُلُهُ .

وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ أَنَّهُ اسْتَوَى عَلَى عَرْشِهِ حَقِيقَةً .

وَخَصَّ الْعَرْشَ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ أَعْظَمُ مَخْلُوقَاتِهِ، وَإِنَّمَا جَهِلُوا كَيْفِيَةَ الْإِسْتِوَاءِ فَإِنَّهُ لَا تُعْلَمُ حَقِيقَتُهُ .

قَالَ مَا لَكَ رَحِمَهُ اللَّهُ :

الْإِسْتِوَاءُ مَعْلُومٌ - يَعْنِي فِي اللَّغَةِ - وَالْكَيفُ مَجْهُولٌ، وَالسُّؤَالُ عَنْ هَذَا بِذَعَةٍ .

وَكَذَا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

اور تحقیق کہ اسلاف میں پہلے لوگ رضی اللہ عنہم جہت کی نفی کے بارے میں نہ کہتے تھے اور نہ ہی اس کے بارے میں بات کرتے تھے، بلکہ ان تمام لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اسے ثابت کرنے میں وہی طریقہ اپنایا جیسا کہ اللہ کی کتاب نے بتلایا اور اس کے رسولوں نے خبر دیا، اور سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا کہ وہ عرش پر حقیقت میں مستوی ہے، اور عرش کو اس کے ساتھ خاص کیا کیونکہ وہ اس کی مخلوقات میں سب سے عظیم ہے، اور ان لوگوں نے لاعلمی ظاہر کی استواء کی کیفیت سے اس لئے کہ اس کی حقیقت نہیں معلوم ہو سکی، اور امام مالکؒ نے فرمایا: کہ اللہ کا مستوی ہونا معلوم ہے (یعنی لغوی اعتبار سے) لیکن کیفیت مجہول ہے، اور اس کے بارے میں

سوال کرنا بدعت ہے، اور اسی طرح ام سلمہؓ نے کہا تھا۔

صفات کی کیفیت کے بارے میں امام مالک کا قول!

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَجَاءَ رَجُلٌ  
فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى كَيْفَ اسْتَوَى  
فَأَطْرَقَ مَالِكٌ رَأْسَهُ ثُمَّ عَلَاهُ الرَّحَضَاءُ  
ثُمَّ قَالَ مَجْهُولٌ مَعْقُولٌ وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ  
وَمَا أَرَاكَ إِلَّا مُتَبَدِّعًا فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُخْرَجَ

”یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ہم مالک بن انس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آیا، اور اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ”الرحمن علی العرش استوی“ تو وہ کیسے مستوی ہوا؟ تو امام مالکؒ نے اپنا سر جھکایا پھر اسے اٹھایا جو پسینہ میں ڈوبا ہوا تھا، اور کہا: یہ چیز مجھول ہے لیکن عقل میں آنے والی ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے، اور میں تمہیں صرف ایک بدعتی ہی خیال کرتا ہوں، پھر حکم دیا کہ اسے نکال دیا جائے۔

(اعتقاد للبیہقی: ج ۱ ص ۱۱۵، فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۵ ص ۱۴۲)

اللہ تعالیٰ کا بلند ہونا

فرشتوں کا اس سے ڈرنا جو ان سے اوپر ہو

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ \*  
يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

اللہ کیلئے سجدہ کرتے ہیں جو آسمان وزمین میں جاندار اور فرشتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ وہ ڈرتے ہیں اس سے جو ان کے اوپر ہے اور جو ان کو حکم دیا جاتا ہے عمل کرتے ہیں۔

(سورہ نمل: ۱۶: ۵۰)

صفات کی کیفیت کے بارے میں ام سلمہؓ کا فرمان

الرحمن علی العرش استوی“ کے بارے میں ام سلمہؓ نے فرمایا

قَالَتْ مَعْقُولٌ مَجْهُولٌ وَالْإِقْرَارُ بِهِ إِيْمَانٌ وَالْجُحُوْدُ بِهِ كُفْرٌ

یہ چیز سمجھ میں آنے والی ہے لیکن مجھول ہے اور اس پر یقین رکھنا ہی ایمان ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

(اعتقاد دلائل السنۃ والجماعۃ للاکافی: ۶۶۳)

اپنے بندوں کے اوپر

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

(انعام: ۶: ۱۸)

اور وہ اپنے بندوں کے اوپر غالب و برتر ہے۔

وہ آسمان میں ہے

## ”سما“ کے لغوی معنی

سما ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو بلند ہو۔۔۔

(لسان العرب)

(لسان العرب)

زجاج نے کہا: سما لغت میں ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو بلند و بالا ہو، یہ باب ”سما یسمو“ سے ہے۔۔۔۔

(لسان العرب، الصحاح للحواری)

اور السماء: ہر وہ چیز جو تم سے بلند ہو اور تم پر چھا جائے۔

## نبی ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

(نورہ: ۲۰: ۱۴۳)

تحقیق کہ ہم نے آپ کے چہرے کو آسمان کی طرف پھرتے ہوئے دیکھا تو ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کر دیں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں۔

کیا تم اس ذات سے مامون ہو گئے جو آسمان میں ہے۔۔۔۔

أَأَمِنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمَاءِ

أَأَمِنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ \*

أَمْ أَمِنْتُمْ مِّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرٌ

کیا تم اس ذات سے مامون ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے تو وہ لرز نے لگے، کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ آسمان والا تم پر پتھر برسائے

(ملک: ۱۶: ۱۷-۱۵)

تو تم جان لو گے کہ (میرا) ڈرانا کیسا تھا۔

اما قرطبی نے کہا: کہ ابن عباس نے فرمایا

أَأَمِنْتُمْ عَذَابَ مِّنْ فِي السَّمَاءِ إِنَّ عَصِيْتُمْوهُ.

کیا تم نافرمانی کرنے کی صورت میں اس کے عذاب سے بے خوف ہو گئے جو آسمان میں ہے۔ (ملک: ۱۶: ۱۷)

موسیٰ علیہ السلام کی دعوت یہ تھی کہ اللہ آسمان میں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ \*

أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلَعَ إِلَى إِلَهِ مُوسَى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا

فرعون نے کہا: اے ہامان! میرے لئے ایک بلند بالا خانے بناتا کہ میں دروازوں تک پہنچ جاؤں، آسمانوں کے دروازے تک، اور میں جھانک کر دیکھوں موسیٰ کے رب

کو، اور بیشک میں اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ (مومن: ۴۰: ۳۶-۳۷)

## سنن نبویہ سے دلائل

### لوٹڈی کا واقعہ

معاویہ بن الحکم المسلمی بیان کرتے ہیں کہ

وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ  
فَاطْلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا  
وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسِفُونَ لِكُنْيِ صَكُّنَتِهَا صَكَّةً  
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُغْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهَا بِهَا  
فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ  
قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ  
قَالَ أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

میری ایک لونڈی تھی جو احداور جوانیہ پہاڑ کے پاس میری بکریاں چرایا کرتی تھی، تو میں نے ایک دن دیکھا کہ بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری کو لے گیا، اور میں بنو آدم میں سے ایک انسان ہوں مجھے بھی ویسے ہی افسوس ہوتا ہے جیسا کہ اوروں کو ہوتا ہے لیکن میں نے اسے ایک طمانچہ مار دیا، تو میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا، تو آپ نے اسے میرے لئے ایک بڑا گناہ بتلایا، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! تو کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے کہا: اسے میرے پاس لے کر آؤ، تو میں اسے آپ کے پاس لایا، تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کدھر ہے؟ اس نے کہا: وہ آسمان میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو اس لئے کہ یہ مومنہ ہے۔

(مسلم: ۵۳۷، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، ابوداؤد، نسائی، احمد، موطا امام مالک)

”اللہم اشہد“

جابر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ کے حج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصِلُوا بَعْدَهُ إِنْ اِعْتَصَمْتُمْ بِهِ

كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ

قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ

فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ

اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اے اللہ تو گواہ ہو جا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائیگا تو تم کیا جواب دو گے صحابہ نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے تبلیغ کی حق ادا کیا اور نصیحت کی پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کیا اور اسے لوگوں کی طرف الٹ پلٹ رہے تھے۔

(مسلم: کتاب الحج: ۱۲۸، دارمی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ  
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا  
قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ  
قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ  
قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ  
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فَأَعَادَهَا مَرَارًا  
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ :  
فَلْيُبْلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ  
لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! کون سا دن ہے کہا احترام کا دن ہے پھر سوال کیا کون سا شہر ہے کہا حرمت والا شہر ہے۔ کہا: کون سا مہینہ ہے؟ کہا: حرمت والا مہینہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے کہا بیشک تمہارا خون اور تمہارا مال تمہاری عزت و آبرو تم پر حرام ہے اس دن اس شہر اس مہینہ کی حرمت کی طرح پھر اپنا سر بلند کیا اور کہا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت کیلئے وصیت تھی جو حاضر ہیں وہ غائب تک میری بات پہنچا دیں۔ میرے بعد کفار نہ ہو جانا کی آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارے۔

(بخاری: ۱۷۳۹)

میں اس کے نزدیک امین ہوں جو آسمان میں ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

قَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً

کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو جبکہ میں اس کینزدیک امین ہوں جو آسمان میں ہے میرے پاس صبح وشام آسمان سے خبر آتی ہے۔

(احمد، متفق علیہ: ابوسعیدؓ) (صحیح الجامع: ۲۶۳۵، بخاری: ۳۳۵۱)

تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ

إِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرے گا، تم جو زمین میں ہے ان پر رحم کرو، وہ جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔۔۔۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، ابن عمرؓ) (صحیح الجامع: ۳۵۳۲)

## اللہ کی طرف عمل بلند ہوتے ہیں

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ  
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ  
يُخَفِّضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ

يُرفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ  
حِجَابُهُ النُّورُ - وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ

لَوْ كَشَفَهُ لَأُخْرِقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

پانچ باتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کیلئے مناسب ہے میزان کو پست اور بلند کرتا ہے رات کے اعمال دن کے عمل سے پہلے اور دن کے عمل رات کے عمل سے پہلے اس کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے اور ایک رواہت میں اس کا حجاب آگ ہے اگر کھول دے تو اس کے چہرے کی چمک تاحدنگاہ اسکی مخلوق کو جلا دے۔ (مسلم: ۱۷۹۰)

## فردوس کے اوپر عرش ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

... قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدَوْسَ

فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار کر رکھا ہے، دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے، لہذا جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو اس لئے کہ وہ جنت کا بچلا حصہ ہے اور اس کا سب سے بلند حصہ ہے، میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔ (بخاری: ۲۷۹۰)

## دعائیں اللہ کی جانب ہاتھ کو پھیلانا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِ أَنْ يَبْسُطَ الْعَبْدُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ خَيْرًا فَيَرْدُّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

بیٹک اللہ زندہ ہے اور کریم ہے، جب کوئی بندہ اس کی جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو وہ شرماتا ہے کہ ان دونوں کو خالی اور رسوا کر کے لوٹائے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، سلیمان، صحیح الجامع: ۱۷۵۷)

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی جانب پھیلاتا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا  
وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ  
( يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ )  
وَقَالَ ( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ )  
ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ  
وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ  
فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ

اے لوگو! بیشک اللہ پاک ہے اور صرف اور صرف پاک کو پسند کرتا ہے، اور بلاشبہ اللہ نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے رسولوں کو دیا، تو فرمایا: ”اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ اور نیک عمل کرو بلاشبہ میں جانتا ہوں جو کچھ تم کرتے ہو“ اور کہا: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے تم پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ جو اس نے تم کو روزی دیا“ پھر آپ نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے جس کے بال پرگندہ ہیں جو اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور کہتا ہے ”اے میرے رب! اے میرے رب! اور اس کا کھانا حرام ہے اور اس کا پینا حرام ہے اور اس کا پہننا حرام ہے اور اس کی پرورش حرام سے ہوئی ہے تو اس کی دعا کہاں سے قبول کی جائے گی۔“  
(احمد، مسلم: ۱۰۱۵، ترمذی: ابو ہریرہؓ) (حسن: صحیح الجامع: ۲۷۴۴)

وہ کتاب جو عرش کے اوپر ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ  
إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھا وہ اس کے پاس عرش پر موجود ہے، کہ بیشک میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔  
(بخاری: ۳۱۹۴، مسلم: ۲۷۵۱، ابو ہریرہؓ)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ  
ابوبکرؓ کا قول

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ

لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ  
فَأُكِّبَ عَلَيْهِ وَقَبِلَ جِهَتَهُ وَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا  
وَقَالَ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ  
وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ فِي السَّمَاءِ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکرؓ داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر بھکے اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو آپ نے بہت اچھی زندگی پائی اور موت بھی، اور کہا جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو بلاشبہ محمد مرچکے ہیں، اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ اللہ آسمان میں زندہ ہے وہ مرے گا نہیں۔  
(حاشیہ ابن قیم: ج ۳ ص ۳۱، اور تاریخ بخاری، الفیہ)

## عمر کا فرمان

قیس بیان کرتے ہیں کہ

لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ  
فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ رَكِبْتَ بَرْدُونًا يَلْقَاكَ عِظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ  
قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا أَرَاكُمْ هَاهُنَا

إِنَّمَا الْأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ خَلُّوا سَبِيلَ جَمَلِي

جب حضرت عمرؓ شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا، جبکہ وہ اپنے اونٹ پر تھے، تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ ترکی گھوڑے پر سوار ہو جاتے کیونکہ آپ سے بڑے بڑے لوگ اور بڑے بڑے چہرے ملاقات کریں گے، کہتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں تم لوگوں کو یہاں نہ دکھاؤں بلاشبہ تمام حکم یہاں سے ہوتے ہی ناور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، اور کہا میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔  
(ابن ابی شیبہ: ۳۴۴۳)

## زینب کا قول

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفَخَّرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَقُولُ زَوْجُكَ أَهَالِيكَ وَزَوْجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ

زینبؓ تمام ازواجِ نبی ﷺ پر فخر کرتے ہوئے کہتی تھیں تمہاری شادی تمہارے گھر والوں نے کرائی جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمان کے اوپر سے کرائی۔  
(بخاری: ۷۴۲۰)

## عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں

قَالَتْ عَائِشَةُ تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ  
إِنِّي لَأَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ  
وَهِيَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقُولُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَّ شَبَابِي وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِي  
حَتَّى إِذَا كَبِرَتْ سَنِيَّ وَانْقَطَعَ وَلَدِي ظَاهَرَ مِنِّي  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ  
فَمَا بَرَحْتُ حَتَّى نَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهِؤْلَاءِ الْآيَاتِ  
(قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ)



ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

امام اوزاعیؒ کہتے ہیں

كنا والتابعون متوافرون نقول إن الله تعالى فوق عرشه

ونؤمن بما وردت به السنة من صفاته

ہم اور بہت سے تابعین یہ کہتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اوپر اپنے عرش پر ہے، اور ہم ایمان لاتے ہیں اس پر جو کچھ سنت میں اللہ کی صفات کے تعلق سے وارد ہوا ہے۔

(حاشیہ ابن قیم: ج ۱۳ ص ۱۷)

امام مجاہد کا بیان ہے

(الْعَمَلُ الصَّالِحُ) يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ

يُقَالُ (ذِي الْمَعَارِجِ) الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ

(بخاری: کتاب التفسیر)

پاکیزہ کلمہ اس کی جانب اٹھائے جاتے ہیں: سے مراد نیک اعمال ہیں۔

(بخاری: کتاب التفسیر)

اور کہا جاتا ہے ”ذی المعارج“ یعنی فرشتے اللہ کی جانب چڑھتے ہیں۔

## بعض اشکالات

اللہ کی معیت

صحبت اختیار کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ

وَأِمَّا يُنَسِّئَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنکاش ہو جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

(انعام: ۶: ۶۸)

ہر معیت مصاحبت کے معانی میں نہیں ہوتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

(التح: ۲۸: ۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

(النحل: ۱۲: ۱۲۸)

بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے ساتھ جو احسان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اللہ وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو تجھے دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا وہ جانتا ہے کیا چیز زمیں میں داخل ہوتی ہے اور کیا نکلتی ہے اور کیا آسمان سے نازل ہوتا ہے اور کیا چڑھتا ہے وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے۔  
(الحجہ ۵۷:۴)

اللہ کی معیت کے بارے میں ابن عباس کا قول

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ \* أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو کے تعلق سے ابن عباس فرماتے ہیں

قَالَ: غَالِمٌ بِكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

(ابن ابی حاتم)

وہ تمہارے بارے میں علم رکھنے والا ہے تم جہاں کہیں بھی رہو۔

اللہ کی معیت کے بارے میں سفیان ثوری کا قول

وَهُوَ مَعَكُمْ (وہ تمہارے ساتھ ہے) کے بارے میں سفیان ثوری سے سوال کیا گیا۔ تو فرمایا:

قَالَ: عِلْمُهُ

(تبعہ فی الاسماء والصفات)

اس کا علم (تمہارے ساتھ ہے۔)

اللہ کی معیت کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا قول

یوسف بن موسیٰ البغدادی ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں

أَنَّهُ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ عَلَى عَرْشِهِ

بَائِنٌ مِّنْ خَلْقِهِ وَقُدْرَتِهِ وَعِلْمُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ

قَالَ نَعَمْ عَلَى الْعَرْشِ وَعِلْمُهُ لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ

کہ ان سے کہا گیا اللہ عزوجل سات آسمان کے اوپر عرش پر ہے باوجود اس کے کہ وہ اپنے علم قدرت کے اپنے مخلوق کے ساتھ ہر جگہ ہے۔ کہا ہاں عرش پر ہے اس کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔  
(اعتقاد اہل السنۃ والجماعہ ج ۱: ۶۷)

اللہ کی معیت کے بارے میں امام ترمذی کا قول

امام ترمذی نے کہا۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں

فَقَالُوا إِنَّمَا هَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ

وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ

وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ

بیشک اللہ کے علم اسکی قدرت اور اسکی بادشاہت سے نازل ہوا ہے اور اللہ کا علم قدرت بادشاہت ہر مکان میں ہے اور وہ بذات خود عرش پر ہے جس طرح اس نے اپنی صفت کتاب میں بیان کیا ہے۔  
(کتاب تفسیر القرآن: سورہ حدید ۵۷ کی تفسیر)

اللہ کی معیت کے بارے میں امام بیہقی کا قول

امام بیہقی کہتے ہیں

وَفِيْمَا كُتِبْنَا مِنَ الْآيَاتِ دَلَالَةً  
عَلَىٰ إِبْطَالِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْجَهْمِيَّةِ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ بِدَاتِهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ  
وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ يَعْلَمُهُ لَا بَدَاتِهِ  
ثُمَّ الْمَذْهَبُ الصَّحِيحُ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ الْإِقْتِصَارُ عَلَىٰ مَا وَرَدَ بِهِ التَّوْقِيفُ دُونَ التَّكْيِيفِ  
وَإِلَىٰ هَذَا ذَهَبَ الْمُتَقَدِّمُونَ مِنْ أَصْحَابِنَا وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ  
وَقَالُوا الْأَسْتَوَاءُ عَلَى الْعَرْشِ قَدْ نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ آيَةً وَوَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ  
وَقَبُولُهُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ وَاجِبٌ وَالْبَحْثُ عَنْهُ وَطَلَبُ الْكَيْفِيَّةِ جَائِزٌ

بعض آیتیں جو ہم نے نکھیں ہیں وہ دلیل ہیں ان لوگوں کے قول کو باطل کرنے کیلئے جہمہ میں سے جو کہتے ہیں اللہ ہر جگہ اپنی ذات کے ساتھ موجود ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو سے اللہ نے علم کے ساتھ نہ کہ ذات کے ساتھ کہا ہے۔  
اس بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے صحیح مذہب یہ ہے کہ یہ مسئلہ توقیفی ہے نہ کہ تکلیفی اور مذہب ہمارے متقدم اور متاخر اصحاب کا ہے وہ کہتے ہیں استوی علی العرش کے بارے میں آیت وحدیث صحیحہ میں وارد ہے اور توقیف کرتے ہوئے اس کا قبول کرنا واجب ہے اور اس پر بحث کرنا اور کیفیت طلب کرنا جائز ہے۔

## امام دارمی کا قول

امام دارمی کہتے ہیں

فَفِي حَدِيثِ الْجَارِيَةِ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى  
أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ دُونَ الْأَرْضِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ ...  
وَفِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيْنَ اللَّهُ؟)) تَكْذِيبٌ  
لِقَوْلِ مَنْ يَقُولُ ((هُوَ فِي كُلِّ مَكَانٍ لَا يُوصَفُ بِأَيِّنٍ))  
لِأَنَّ شَيْئًا لَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ يَسْتَحِيلُ أَنْ يُقَالَ ((أَيْنَ هُوَ؟)).  
فَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فَوْقَ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَواتِهِ بِأَنَّ مِنْ خَلْقِهِ  
فَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ بِذَلِكَ لَمْ يَعْرِفْ إِلَهَ الَّذِي يَعْبُدُهُ .

لوٹڈی کی حدیث میں یہ دلیل موجود ہے کہ جو یہ علم رکھتا ہو کہ اللہ زمین پر ہے نہ کہ آسمان میں وہ مومن نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ کہنا (اللہ کہاں) ہے کہ وہ جھٹلاتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے اور جگہ کی تعین نہیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس سوال پر کہ وہ کہاں ہے سے مکان خاص ہو جاتی ہے تو اللہ عرش پر آسمانوں کے اوپر اور جس کو پیدا کیا پس جو یہ نہ جانے وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ وہ کس کی عبادت کرتا ہے۔  
(جہیوں کارو: مصنف: امام دارمی: ج ۲۲)

## امام دارمی نے اجماع بیان کیا ہے

عثمان بن سعید الدارمی صاحب سنن کہتے ہیں

قَدْ اتَّفَقَتِ الْكَلِمَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ فَوْقَ سَمَواتِهِ ...  
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ فَوْقَ عَرْشِهِ وَيَسْمَعُ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ  
لَا تُخْفَىٰ عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَلَا يُحْجَبُ عَنْهُ شَيْءٌ

اس کلمہ پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اللہ عرش پر آسمانوں کے اوپر ہے بیشک اللہ عرش کے اوپر ہے عرش کے اوپر سے سب کچھ سمجھتا ہے کوئی پوشیدہ رہنے والی چیز اس سے

پوشیدہ نہیں رہتی ہے اور نہ کوئی چیز اس سے حجاب کرتی ہے۔

(الرد علی المرئی ص ۲۵-۲۹-۸۲-۳۸)

معیت کے بارے میں قرطبی نے تاویل کرنے پر اجماع نقل کیا ہے

امام قرطبی ﴿(يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ﴾ (نساء: ۱۰۸)) (وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ سے تو نہیں چھپ سکتے جبکہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اللہ کی ناراضگی کی باتوں میں مشورہ کر رہے ہوتے ہیں ان کے تمام معاملات کو وہ گھیرے ہوئے ہے۔)) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَمَعْنَى وَهُوَ مَعَهُمْ أَيْ بِالْعِلْمِ وَالرُّؤْيَةِ وَالسَّمْعِ هَذَا قَوْلُ أَهْلِ السُّنَّةِ

وَقَالَتِ الْجَهْمِيَّةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ هُوَ بِكُلِّ مَكَانٍ تَمَسُّكَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَمَا كَانَ مِثْلُهَا

قَالُوا لِمَا قَالِ وَهُوَ مَعَهُمْ ثَبَتَ أَنَّهُ بِكُلِّ مَكَانٍ لِأَنَّهُ قَدْ اثْبَتَ كَوْنُهُ مَعَهُمْ. تَعَالَى اللَّهُ عَنْ قَوْلِهِمْ

تمہارے ساتھ ہے اس کا معنی اہل السنہ کے نزدیک علم رویت اور سننے کے اعتبار سے۔ جہمیہ۔ قدریہ۔ معتزلہ اسی آیت کی روشنی میں کہتے ہیں اللہ ہر جگہ موجود ہے کہتے ہیں کیوں اللہ نے کہا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی رہو اس سے ثابت ہوتا ہے اللہ تمہارے ساتھ ہے اللہ ان کے قول سے بے نیاز ہے۔

ابن کثیر نے تاویل کے تعلق سے اجماع ذکر کیا

اللہ نے فرمایا

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ

وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

وَلَا أَذْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

کیا آپ نے نہیں دیکھا اللہ علم رکھتا ہے جو آسمان و زمین میں ہے تین آدمی کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر چوتھا اللہ ہوتا ہے اور جہاں پانچ ہوں وہاں چھٹا اللہ ہوتا ہے اس سے کم ہوں یا اس سے زیادہ مگر اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ کہیں بھی ہوں پھر اللہ ان کو ان عملوں کے مطابق قیامت کے دن باخبر کرے گا۔

(البجادہ ۵۸: ۷۰)

ابن کثیر کہتے ہیں

حَكِيَ غَيْرُ وَاحِدٍ الْإِجْمَاعُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِهَذِهِ الْآيَةِ مَعِيَّةَ عِلْمِهِ تَعَالَى

وَلَا شَكَّ فِي إِزَادَةِ ذَلِكَ وَلَكِنْ سَمِعَهُ أَيْضًا مَعَ عِلْمِهِ بِهِمْ وَبَصَرِهِ نَافِذٌ فِيهِمْ

فَهُوَ سَبْحَانَهُ وَتَعَالَى مُطَّلِعٌ عَلَى خَلْقِهِ لَا يَغِيبُ عَنْهُ مِنْ أُمُورِهِمْ شَيْءٌ

ایک سے زیادہ لوگوں نے اجماع کا دعوہ کیا ہے کہ اس آیت میں معیت سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے اللہ کے ارادے میں کوئی شک نہیں ہے اپنے علم کے ساتھ اللہ سنتا ہے اور اسکی نگاہ ان میں نافذ ہے پس اللہ سبحانہ اپنے مخلوق سے باخبر ہے کوئی چیز اس سے ان کے معاملات سے غائب نہیں۔